مولانا امین اللہ نگرنہسوی اور ان کا قصیدہ عظمیٰ

محمد تنزیل الصدیقی الحسینی
مدیر: ماہ نامہ الواقعہ، کراچی

مولانا امین اللہ انصاری نگرنہسوی عظیم آبادی برعظیم کے مشہور عالم، مدرس، منطقی، ادیب و شاعر تھے۔ انہیں حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے تلمذ کا فخر حاصل تھا۔ ان کی فضیلتِ علمی کا اندازہ اس امر سے بہ خوبی لگایا جا سکتا ہے کہ انہیں ''مدرسہ عالیہ'' کلکتہ کے صدر مدرس کا منصب تفویض کیا گیا۔ انہوں نے مختلف موضوعات پر متعدد کتابیں تالیف کیں اور ان سے طلاب علم کی ایک بڑی تعداد مستفید ہوئی۔ سیرت پر ان کی ایک منظوم کتاب ''قصیدہ عظمیٰ'' کا ذکر ملتا ہے، جسے اپنے دور میں بڑی مقبولیت ملی۔ یہاں اسی منظوم سیرت کا جائزہ لینا مقصود ہے، مگر اس سے پہلے صاحبِ کتاب کے مختصر حالات حسبِ ذیل ہیں۔

مولانا امین اللہ نگرنہسوی

عظیم آباد پٹنہ (حال ضلع نالندہ) کے اطراف میں نگرنہسہ کے نام سے ایک معروف قریہ ہے۔ یہاں ایک انصاری خاندان آباد تھا، جس کا سلسلہ نسب حضرت ابو درداء انصاری رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ اس خاندان میں متعدد ایسے باکمال اصحاب علم وفن پیدا ہوئے، جنہوں نے نہ صرف اپنے اطراف و اکناف کو اپنے نورِ علم سے روشن کیا بل کہ ان کے علم وفضل نے ایک بڑے حلقے کو مستفید کیا۔ مولانا سلیم اللہ، مولانا امین اللہ، مولانا محمد ابراہیم (تلمیذ شاہ محمد اسحاق دہلوی و خلیفہ سیّد احمد شہید)، قاضی عبید اللہ (قاضی کمرکن مدراس)، مولانا تصدق حسین خلاق، مولانا علیم الدین حسین (تلمیذ سیّد نذیر حسین دہلوی)، بیرسٹر نصیر الدین نصیر وغیرہم اسی خانوادہ عالی مرتبت کے ارکین تھے۔

مولانا امین اللہ بن سلیم اللہ بن علیم اللہ انصاری ابوالدردائی نگرنہسوی عظیم آبادی نگرنہسہ میں پیدا ہوئے۔ سالِ ولادت کا ذکر نہیں ملتا۔ اپنے والد کے زیرِ سایہ کسبِ علم کا آغاز کیا اور متعدد کتابوں کی تحصیل کی۔ مولانا کے والدِ گرامی اپنے عہد کے اکابر علم وفضل میں سے تھے۔ ۱۱۹۱ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ (۱) بعض کتبِ مختصرات مولانا جمال الدین بہاری سے پڑھیں۔ اس کے بعد مولانا نے الہ آباد کی طرف شدِ رحال کیا اور وہاں مولانا محمد قائم الہ آبادی سے منطق وفلسفے کی کتابیں پڑھیں۔ پھر دہلی تشریف لے گئے جہاں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے فرزندِ ارجمند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے اکتسابِ علم کیا اور اسانید حدیث حاصل کیں۔ تکمیل علم کے بعد نگرنہسہ واپس آئے۔ اس کے بعد کلکتہ تشریف لے گئے۔ جہاں مدرسہ عالیہ میں صدر مدرس کے فرائض انجام دینے لگے۔ ان کی وفات تک سلسلہ تدریس جاری رکھا۔

ایک طویل عرصے تک خدمت تدریس کے نتیجے میں آپ سے طلاب علم کی ایک کثیر تعداد مستفید ہوئی۔ مولانا کے تلامذہ میں ان کے فرزند مولانا مدین اللہ، ان کے بھتیجے مولانا عبید اللہ بن غلام بدر، قاضی فضل الرحمٰن بردوانی، مولانا غلام مخدوم اولیا، مولانا علی اعظم وغیرہم شامل ہیں۔

مولانا صاحب تصنیف تھے۔ ان کی تحریر کردہ کتابوں میں تفسیر آیت کریمہ **وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰأُولِي الْأَلْبَابِ**، قصیدہ عظمیٰ، حاشیہ میر زاہد، حاشیہ میر زاہد شرح المواقف، دیوان (فارسی) وغیرہا کا ذکر ملتا ہے۔ ''شرح مسلم الثبوت'' کی تالیف میں مصروف ہی تھے کہ خود ان کی کتاب حیات کا اختتام ہو گیا۔ ۲۷ ربیع الاول ۱۲۳۳ھ کو کلکتہ میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔ (۲)

علامہ شمس الحق عظیم آبادی اپنی مشہور لیکن غیر مطبوعہ کتاب ''تذکرۃ النبلاء فی تراجم العلماء'' (۳) میں مولانا امین اللہ کے حالات میں لکھتے ہیں:

> وصف ایں شیخ اجل شہرہ آفاق بودہ است، در علم ادب و بلاغت وفصاحت در عصر خود نظیری نداشت، بعض قصائد مؤلفہ حضرت ایشان کہ در کتاب حدیقۃ الافراح موجود است شاہد ایں مدعا ست وتصانیف مفیدہ دارد۔ (۴)

مولانا کے ایک معاصر عالم و ادیب مولانا عبدالقادر رام پوری جنھوں نے کلکتے میں مولانا سے ملاقات کی تھی اپنے سفرنامے (وقائع عبدالقادر خانی) (۵) میں لکھتے ہیں:

> جناب مولوی امین اللہ صاحب کی خدمت فیض درجت میں جو اس وقت صدر مدرس تھے، میں حاضر ہوا، سچ تو یہ ہے کہ اس زمرے میں حق صدارت ان ہی کا تھا باوجود اس بلند مرتبہ ہونے

کے شعر کے فن خسیس کو عزت بخشی، نواح عظیم آباد کے باشندے، ذکی الطبع، وضعداری وجاہت اور باوقار تھے، جیسا کہ علما کو ہونا چاہیے ایسے ہی تھے، بہت سے لوگ جو خوش خلقی اور بدتمیزی میں فرق نہیں کرتے ان بزرگ کو کج خلق سمجھتے تھے۔(۶)

مولانا امین اللہ کی مشہور ترین تصنیف ''قصیدہ عظمیٰ'' ہے، جس میں انہوں نے نبی کریم ﷺ کے حالات زندگی کو نظم کیا ہے، چوں کہ مولانا اپنے عہد کے نہ صرف جید عالم و فاضل تھے بل کہ فصیح اللسان شاعر بھی تھے اسی لیے ان کی اس منظوم سیرت میں استناد اور ادبیت دونوں جمع ہوگئیں۔ ذیل میں اس کا مختصر جائزہ لینا مقصود ہے۔

قصیدہ عظمیٰ

قصیدہ عظمیٰ'' کی پہلی طباعت کب ہوئی یہ کہنا مشکل ہے تاہم بہ قول عزیز الدین بلخی یہ قصیدہ چند بار چھپ چکا ہے۔(۷) اس کی ایک عمدہ طباعت مطبع انصاری دہلی سے ۱۳۰۳ھ میں مولانا تلطف حسین عظیم آبادی کی سعی سے ہوئی۔ کتاب ۹۶ صفحات پر محیط ہے۔ شاعر نے اس میں نبی کریم ﷺ کی زندگی کے اہم ترین گوشوں کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کی فہرست سے عناوینِ سیرت حسب ذیل ہیں تاکہ اس کے مشتملات کا اندازہ لگایا جاسکے۔

آغاز حال مولد النبی ﷺ

آغاز حال شیرخوارگی آں سرور

درشرح حال بالیدن وخرامیدن آں سرور

احوال سرور بعد از وفات مادرش تا دوازدہ سالگی

احوال حضرت بعد از دوازدہ سالگی

تمہید نکاح سرور با خدیجۃ الکبریٰ

ابتدای وحی

مامور شدن رسول ﷺ برائے دعوت خلق بہ سوئے ایمان

تمہید ہجرت اولیٰ کہ اکثر مسلمانان در حبشہ فتند

قصہ معجزہ قمر

آغاز قصہ معراج سرور

تمہید ہجرت ثانیہ کہ آں سرور بمدینہ نہضت فرمود

ذکر معجزہ شیر وشیدن سرور

بیان حلیہ مبارک آں سرور

احوال رسیدن سرور در مدینہ

آغاز کیفیت جہاد وقتال

آغاز قصہ جنگ بدر

ذکر فرزندان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

آغاز قصہ غزوۃ السویق

ابتدای احوال سال سیوم ہجرت

تمہید جلاوطن شدن بنوقینقاع

احوال کشتہ شدن کعب بن اشرف شاعر کافر

آغاز قصہ جنگ احد

کیفیت شہید شدن دندان مبارک

ابتدای احوال سال چہارم ہجرت

تمہید کشتہ شدن شش اصحاب از دست عسفانیان

تمہید کشتہ شدن چہل کس از اصحاب صفہ

تمہید اجلای بنونضیر از دیارشان

ذکر غزوہ ذات الرقاع وبدر صغریٰ

آغاز حال سال پنجم ہجرت

آغاز کیفیت جنگ مریسیع

قصہ افک کہ منافقان بر عایشہ رضی اللہ عنہا افترا کردند

ابتدائے قصہ غزوہ خندق

ذکر معجزہ بسرور کہ در خندق روداد

ذکر معجزہ دیگر

تتمہ قصہ خندق

قصہ قتل بنوقریظہ واستیصال آنہا

آغاز احوال سال ششم ہجرت

ذکر غزوۃ الغابہ

آغاز قصہ صلح حدیبیہ

احوال نامہای سرور کہ بشاہان اطراف نوشت

قصہ جنگ خیبر

غزوہ وادی القریٰ

قصہ سفر مکہ برائے قضائے عمرہ کہ در حدیبیہ در سال گزشتہ ازاں باز ماندند

قصہ شہید شدن زید ابن حارثہ وجعفر طیار وغیرہ

قصہ فتح مکہ معظمہ

قصہ شکستن بُتہا کہ بیرون مکہ بودند

قصہ جنگ حنین

قصہ جنگ اوطاس

قصہ غزوہ طایف

شرح حال واقعات سال نہم

آغاز قصہ غزوہ تبوک

بیان معملہ رسول باز دواج مطہرات

ذکر ولادت ابراہیم فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آغاز احوال سال دہم

قصہ حجۃ الوداع

درذکر مرض وفات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قصیدے کے اختتام پر مولانا امین اللہ کے حالات علامہ شمس الحق عظیم آبادی کی غیر مطبوعہ کتاب

’’تذکرۃ النبلاء فی تراجم العلماء‘‘ سے درج کیے گئے ہیں۔ کتاب کے آخر میں اس کی تین تاریخ طباعت درج کی گئی ہیں۔ پہلا قطعہ تاریخ فارسی میں میر شاہجہاں دہلوی کے قلم سے ہے، جو مشہور محدث سیّد نذیر حسین دہلوی کے داماد تھے۔ دوسرا قطعہ تاریخ فارسی میں علامہ شمس الحق عظیم آبادی کے قلم سے ہے۔ ان کی شہرت ایک مشہور محدث کی حیثیت سے اہل علم میں معروف ہے۔ ابتدائی عمر میں وہ شعر و سخن سے بھی مناسبت رکھتے تھے۔ فارسی زبان میں ان کا یہی ایک قطعہ دست یاب ہوا ہے۔ تیسرا قطعہ تاریخ اردو میں منشی عنایت اللہ صاحب کے قلم سے ہے۔

اس قصیدے کے چند ابتدائی اشعار حسب ذیل ہیں:

مخدرات سرا پردہ ہائے قرآنی
چہ دلبر اند کہ دل می برند پنہانی
بہفت پردہ درخشاں چو دید ہائے نجوم
بنور حق ہمہ ہر ہفت کردہ پیشانی
فگندہ بر سر و رخسارہ معجز اعجاز
بخوش ادائی بر تر ز حد انسانی
بصورت ہمہ زیات صنع یزدان است
بمعنی ہمہ تصدیق ہائے ایمانی

نظم میں مختلف مباحث سیرت کی تحقیق نہ ممکن ہے اور نہ ہی یہ مولانا کا مقصود تھا۔ عمومی سیرت کے واقعات میں اہل علم میں زیادہ اختلاف بھی نہیں پایا جاتا، اصل اختلاف جزئیاتِ سیرت میں ہوتا ہے۔ مولانا نے نبی کریم ﷺ کی تاریخ ولادت پاک و ہند میں معروف عام روایت کے مطابق ۱۲ ربیع الاول لکھی ہے۔ (۸) اسی طرح مولانا نے نسطورا راہب والی روایت کو بھی قبول کیا ہے اور اسے بصریٰ میں سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے مالِ تجارت لے کر جانے والے واقعے کے ساتھ منسلک کیا ہے۔ (۹) بعض محقق سیرت نگار اس واقعے کو درست تسلیم نہیں کرتے۔

اس میں شبہ نہیں کہ مولانا کی منظوم سیرت علم و ادب کا شاہ کار ہے۔ و نیز تحقیق و استناد کے اعتبار سے بھی غنیمت ہے۔ جس دور میں اس کی تالیف ہوئی اس دور مولود ناموں کے نام سے نظم و نثر میں بے شمار موضوع روایات عام تھیں۔ مولانا نے اپنے عہد میں ایک قابل قدر کارنامہ انجام دیا۔ جسے اس زمانے

میں عوام وخواص ہر دو طبقے میں مقبولیت ملی۔ مشہور محدث سیّد نذیر حسین دہلوی کو بہ قول ان کے سوانح نگار مولانا فضل حسین بہاری: ''یہ قصیدہ غالباً پورا از بر تھا۔'' (۱۰)

علامہ شمس الحق عظیم آبادی لکھتے ہیں:

قصیدہ عظمیٰ کہ دراں دادِ فصاحت دادہ و بہ تبیان احوال حضرت احمد مجتبیٰ محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از بد ومولد تا وفات آن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمرتبہ بلاغت رسانیدہ۔'' (۱۱)

مولانا ابوالحسنات عبدالشکور ندوی لکھتے ہیں:

ان کی ایک تصنیف قصیدہ عظمیٰ شائع ہو چکی ہے، اس میں نعت اور معجزات اور دیگر واقعات حیات طیبہ نبوی کو نظم کیا ہے، صحت، حسنِ ترتیب، اور اختصار بیان کا سررشتہ لائق مصنف نے کسی موقع پر بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا، زبان فارسی ہے، اور وہ اس درجہ بلند کہ مصنف پر اہل زبان ہونے کا دھوکا ہوتا ہے، ایرانی بھی اس کو پڑھ کر جھومتے ہیں، مطلع یہ ہے:

مخدرات سرا پردہ ہائے قرآنی
چہ دلبر اند کہ دل می برند پنہانی (۱۲)

حوالے

۱۔ مولانا سلیم اللہ نگرنہسوی کے حالات کے لیے ملاحظہ ہو: نزہۃ الخواطر: ج ۶، ص ۱۰۸

۲۔ مولانا امین اللہ نگرنہسوی کے حالات کے لیے ملاحظہ ہو: قصیدہ عظمیٰ (بہ حوالہ تذکرۃ النبلاء): ۹۴، نزہۃ الخواطر (بہ حوالہ تذکرۃ النبلاء): ج ۷، ص ۹۶، ۹۷، علم وعمل (وقائع عبد القادر خانی): ج ۱، ص ۱۳۸۔ تاریخ شعرائے بہار: ج ۱ ص ۳۔ ہندوستان کی قدیم اسلامی بہ حوالہ ہیں: ص ۴۷، ۴۸۔ تذکرہ علمائے بہار: ج ۱ ص ۲۶، ۲۷

۳۔ تذکرۃ النبلاء فی تراجم العلماء' علامہ شمس الحق عظیم آبادی کی علمائے ہند کے حالات پر علمی حلقوں میں معروف تصنیف ہے۔ تاہم افسوس ہے کہ زیور طبع سے آراستہ نہ ہوسکی۔ علامہ عظیم آبادی نے اس کا قلمی مسودہ مولانا حکیم عبدالحی حسنی کو ''نزہۃ الخواطر'' کی تالیف میں استفادے کی غرض سے بھیجا تھا، اس عرصے میں علامہ عظیم آبادی کی وفات ہوگئی اور مسودے کی واپسی کی نوبت نہ آسکی۔ اصل کتاب فارسی میں ہے ''نزہۃ الخواطر'' ۶، ۷ اور ۸ ویں جلد میں جا بہ جا اس کے حوالے ملتے ہیں۔ اس کا قلمی نسخہ مولانا حکیم عبدالحی کے ورثا کے پاس لکھنؤ میں موجود ہے۔

۴۔ قصیدہ عظمیٰ بہ حوالہ تذکرۃ النبلاء: ص ۹۴

۵۔ وقائع عبدالقادر خانی ''مولانا عبدالقادر رام پوری (م ۱۲۶۵ھ) کا سفرنامہ ہے جس کا اردو ترجمہ مولوی معین الدین افضل گڑھی نے کیا اور اس پر ترتیب وحواشی کا فریضہ محمد ایوب قادری نے انجام دیا۔ یہ محض ایک سفرنامہ نہیں بل کہ مشرقی ہند کی علمی، ثقافتی اور معاشرتی رویوں کی تاریخ بھی ہے۔

۶۔ علم وعمل وقائع عبدالقادر خانی: ص ۱۳۸

۷۔ تاریخ شعرائے بہار: ج ۱ص ۳

۸۔ قصیدہ عظمیٰ: ص ۵

۹۔ قصیدہ عظمیٰ: ص ۹

۱۰۔ الحیاۃ بعد المماۃ: ص ۱۹۳

۱۱۔ قصیدہ عظمیٰ: ص ۹۴

۱۲۔ ہندوستان کی قدیم اسلامی درس گاہیں: ص ۴۸

فرہنگ سیرت

سید فضل الرحمن

سیرتِ طیبہ میں ذکر ہونے والے تقریباً ساڑھے چار ہزار مقامات شہر، شخصیات، پہاڑوں، چشموں، قبائل، وغیرہ کی تفصیلات پر مشتمل

اردو زبان میں جامع ترین لغت، مقامات سیرت کے تیس اہم نقشوں کے ساتھ

اپنے موضوع پر ایک منفرد، جامع اور نئی پیشکش

نیا ایڈیشن اضافوں اور رنگین نقشوں کے ساتھ شائع ہو گیا ہے

صفحات: ۴۴۸ قیمت: ۴۸۰ روپے

ناشر

زوار اکیڈمی پبلی کیشنز

اے، ۴؍۱۷، ناظم آباد نمبر ۴، کراچی۔ فون: 36684790

E-mail:info@rahet.org www.rahet.org